REGD No. L. 5256

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یومیہ ایڈیٹر: غنیمت ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۵ نبوت ۱۳۳۵ ہش | ۲۵ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

آج دنیا اسلام کا پیغام سننے کے لئے بیتاب ہے اور وہ اپنی روحانی تشنگی بجھانے کیلئے

اسلام کے چشمے سے سیراب ہونا چاہتی ہے

احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں اور دور دراز علاقوں میں جاکر اسلام کا پیغام پہنچائیں

جامعۃ المبشرین کی ایک خاص تقریب میں احمدی نوجوانوں سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

ربوہ — سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مورخہ ۲۲ نومبر کو ایک خاص تقریب میں جامعۃ المبشرین کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ آج دنیا اسلام کا پیغام سننے کے لئے بے تاب ہے وہ روحانیت کی پیاسی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ کوئی اسے اسلام کے چشمہ سے سیراب کرے۔ یہ احمدی نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں۔ اور دور دراز ممالک میں پھیل کر دنیا کی پیاسی مخلوق تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور اس کی روحانی تشنگی دور کریں۔ حضور نے فرمایا دنیا کی عزت کوئی عزت نہیں۔ اصل اور حقیقی عزت اس بات میں مضمر ہے کہ انسان وقت کے تقاضہ کو پہچانتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں لگ جائے جو شخص بھی پورے جوش اور جذبہ کے ساتھ اس کام کو سرانجام دے گا۔ اس کا نام قیامت تک زندہ رہے گا۔

پُر فضا ماحول

یہ خاص تقریب جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب کی غیر ممالک سے واپسی پر ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے دریائے چناب کے کنارے نہایت پرفضا اور خوشکن ماحول میں منعقد کی گئی تھی۔ مکرم شاہ صاحب حال ہی میں دمشق سے اور مولوی عبدالقدیر صاحب گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ سے واپس آئے ہیں۔ اس موقعہ پر جامعہ کے غیر ملکی طلباء میں سے خصوصاً چین کے محمد عثمان صاحب محمد ادریس صاحب اور محمد ابراہیم صاحب نے چینی زبان میں بعض دینی نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں اور ان کا اردو ترجمہ بھی حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ نیز جامعہ کی طرف سے تفریح کے طور پر کشتیوں میں دریا کی سیر کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ چنانچہ تقریب کے اختتام پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تھوڑی دیر کشتی میں دریا کی سیر فرمائی اور دوسرے مہمانوں کو بھی اس سیر میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ پرلطف تقریب جس کا آغاز نماز عصر کے بعد ہوا کشتیوں کی سیر پر مغرب کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

حضور کی تشریف آوری اور تقریب کا آغاز

جب حضور ایدہ اللہ مسجد مبارک میں عصر کی نماز پڑھانے کے بعد بذریعہ موٹر کار اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو جامعہ کے اساتذہ طلباء اور دیگر مہمانوں نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا حضور نے جامعہ کے طلباء کو جو ایک قطار میں ایستادہ تھے شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ بعدہ حضور سب مہمانوں کی معیت میں عین دریا کے کنارے اس مقام پر تشریف لائے۔ جہاں سب کے لئے نہایت سلیقہ سے نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو جامعہ کے ایک طالب علم محمود احمد صاحب مختار نے کی۔ بعدہ نذیر احمد صاحب سعید حیدرآبادی نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہ جامعہ کے پرنسپل مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے تقریب کی غرض بیان کی اور مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مکرم عبدالقدیر صاحب کو ممالک غیر سے انکی واپسی پر جامعہ کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں مکرم شاہ صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت دمشق کے ایمان و اخلاص کی تعریف کرتے ہوئے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اور بتایا کہ حضور ایدہ اللہ کے دو مرتبہ دمشق تشریف لے جانے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے وہاں ایک ایسی جماعت قائم فرمائی ہے جس کے افراد ایمان و اخلاص اور حضور سے والہانہ محبت میں ایک نمونہ ہیں آپ نے انکی اخلاص و عقیدت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے مکرم شاہ صاحب کے بعد مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب نے گولڈ کوسٹ میں تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کو خاص طور پر واضح فرمایا کہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۵۶ء

چیمہ صاحب کا مضمون

پیغامیوں کے ہفت روزہ نے اپنی اشاعت ۱۴ نومبر ۱۹۵۶ء میں "چیمہ صاحب کا مضمون" کے زیر عنوان "اخبار و افکار" کے کالم میں ایک نوٹ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں یہ ادعا کیا گیا ہے۔ کہ چیمہ صاحب کے لاثانی مضمون کا جواب بن نہیں آیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب انسان "نہ مانوں" پر اتر آئے۔ تو اسے قائل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اگر "دودھ" سامنے موجود ہوتے۔ اور آنکھوں دیکھتے ہوئے کوئی یہ رٹ لگائے چلا جائے۔ کہ "دیکھو لو۔ ہماری بھینس کا دودھ کالا ہے۔" تو ہم اس بھلے آدمی کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

اگر مدیر مکرم چیمہ صاحب سے مشورہ کرکے یہ نوٹ لکھتے۔ تو شاید ان کی اپنی نافہمی اور بے جا ضد بلکہ ہٹ دھرمی کا راز فاش نہ ہوتا۔ جن لوگوں کو مطالعہ کا موقع ملا ہے۔ ان کی رائے تو یہ ہے۔ کہ چیمہ صاحب اب ایک مدت مدید تک نہیں بولیں گے۔ اور وہ اگر ان میں ذرا بھی احساس خودداری ہے۔ تو اپنی غلطیوں اور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر ایسے ناواجب ذاتی حملوں کے لئے نادم ہوں گے۔ کم از کم اب تو چیمہ صاحب کو ضرور نادم ہونا چاہیئے۔ کہ خود ان کے بظاہر محب مدیر محترم نے ان پر یہ الزام بھی لگا دیا ہے۔ کہ

"ایڈیٹر الفضل کی چیمہ صاحب کے ساتھ کوئی سازباز ہے۔"

ایڈیٹر الفضل پر الزام لگانا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ دشمن بات کہے انہونی لیکن چیمہ صاحب کے متعلق تو یہ حقیقت بیانی ضرور ہی ہوگی کہ وہ سازباز کیا کرتے ہیں۔ اہل خانہ سے زیادہ حقیقت حال سے کون واقف ہو سکتا ہے۔ پھر ممکن ہے۔ کہ چیمہ صاحب بیچارے "احمدیہ بلڈنگس لاہور" کی فضا کے شکار ہو گئے ہوں۔ کیونکہ دنیا جانتی ہے۔ کہ "احمدیہ بلڈنگس لاہور" کی فضا میں "سازباز" کی جھاڑیاں خوب نشوونما پاتی ہیں۔ اور تو اور خود مولوی محمد علی صاحب مرحوم جنہوں نے یہ اڈا قائم کیا تھا۔ کی تمام زندگی ہی اسی فضاء کی وجہ سے ضیق و تنگی میں بسر ہوئی ہے۔

مدیر محترم فرماتے ہیں۔ کہ

"ہمیں اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ چیمہ صاحب نے ربوی فطرت کو کسی قدر جھنجھوڑا ہے۔ تاکہ وہ حق و صداقت کو غور کی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ لیکن اس کو غیر شریفانہ زبان نہیں کہا جا سکتا۔"

اگر آپ لکھتے کہ "ہمیں تو چیمہ صاحب کے مضمون میں غیر شریفانہ زبان نظر نہیں آتی۔ تو اور بھی زیادہ اس بات کی وضاحت ہو جاتی۔ کہ آپ کو اب شریفانہ اور غیر شریفانہ زبان کا امتیاز ہی باقی نہیں رہا۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم سے لے کر چیمہ صاحب تک "شریفانہ زبان" کے ایسے ایسے "شاہکار" تجربہ میں آ چکے ہیں۔ کہ اب "پیغامیوں" کا احساس ہی مر گیا ہے۔ البتہ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیدھی سادھی مبنی بر صداقت عبارت میں بھی اپنی "شریفانہ زبان" کا رنگ بھرنے کی خوب مہارت پیدا ہو گئی ہے۔ مثلاً حضور یہ سچی بات فرمائیں۔ کہ حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے کونسے مشن کھولے ہیں۔ تو اس کو خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی توہین بیان کرکے اچھالا جائے۔ اور موقع ہو یا نہ ہو۔ کچھ بھی تحریر کیا جائے۔ کوئی ٹریکٹ شائع کیا جائے۔ یا کوئی بات ہو۔ جب تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر آوازے نہ کسی لئے جائیں۔ چین ہی نہیں پڑتا۔ لیکن مدیر محترم اور دیگر پیغامی ایک بار نہیں کئی بار یہ بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ ہم تو متنازعہ باتوں کو چھیڑنا ہی نہیں چاہتے۔ چنانچہ اس نوٹ میں بھی لکھتے ہیں

"خدا جانتا ہے اس قسم کی ناگوار بحثوں میں الجھنا ہمیں ہرگز گوارا نہیں۔"

ابھی گوارا ہوتا۔ تو خدا جانے کیا ہوتا۔ چند روز ہوئے ہم نے الفضل میں یہ پیشکش کی تھی۔ کہ فسادات پنجاب کے بعد کے "الفضل" اور "پیغام صلح" کے فائل لے لئے جائیں۔ اور میاں محمد صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب (اگر وہ باہم مل کر بیٹھ سکیں) دونوں میں سے موجودہ فتنہ سے پہلے کے وہ تمام مضامین نکالیں جن میں ایک دوسرے کے خلاف لکھا گیا ہے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون جارحانہ حملے کرتا رہا ہے یقیناً صاف کھل جائے گا۔ کہ الفضل نے ہمیشہ اغماض سے کام لیا ہے۔ اور "پیغام صلح" خواہ نخواہ چھیڑ خانی کرتا رہا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ کوئی بات ہو۔ موقع ہو یا نہ ہو۔ پیغام صلح اپنی "محمود دشمنی" کا لگاتار ثبوت دیتا چلا گیا ہے۔ خود میاں محمد صاحب اور چیمہ صاحب بار بار متنازعہ امور کو چھیڑنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور ایسے "شریفانہ" انداز سے کہ بجائے اصولی باتوں کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کو خاص طور پر ہدف بنایا جاتا ہے۔

یہ عادت فسادات کے بعد سے ہی نہیں پڑی بلکہ فسادات سے پہلے بلکہ آزادی ملک سے بھی پہلے جب الفضل بالکل خاموش رہا ہے۔ پیغامیوں نے یہی وطیرہ اختیار کئے رکھا ہے۔ ہم اس کی بیسیوں مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ پھر خدا جانے "اس قسم کی ناگوار بحثوں" کے سر سینگ ہوتے ہیں۔ اب چونکہ پانی سر سے گذر چکا تھا، اور پیغامیوں نے از سر نو ہمارے محترم امام کی ذات والاصفات پر وہی ناجائز حملے زور و شور سے شروع کر دیئے۔ اس لئے لازم تھا کہ اس فتنہ کو زبردست ہاتھ سے ایک بار پھر دبا دیا جاتے۔ تاکہ پیغامیوں کا صحیح موقف احمدیوں اور غیر احمدیوں کو اچھی طرح نظر آ جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قافلہ بغیر روک رکاوٹ کے اپنی منزلیں طے کرتا چلا جائے۔

چیمہ صاحب کے مضمون زیر بحث میں سوائے "محمود دشمنی" کے اور کیا ہے ایک غیر جانبدار جو اس کو پڑھے گا معاً یہی اثر لے گا کہ اصول وصول کی تو کوئی بات نہیں صرف اس اولوالعزم انسان کا حسد ہے۔ جو لفظ لفظ سے اچھل اچھل پڑتا ہے۔ اس انسان کا جس نے اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں اور زمین کے تمام کناروں تک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو پہنچا دیا ہے۔ اور ایسا کرنے میں اس نے کوئی ہیر پھیر نہیں کئے۔ یہ کبھی خیال بھی نہیں کیا۔ کہ یہاں یا وہاں مصلحتاً مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہ لیا جائے۔ اس کو حضور نے ہمیشہ پرلے درجہ کی منافقت سمجھا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ بغیر رو رعایت کے اس زمانے کے امام کی تعلیم کو اور اسلام کو جس طرح اللہ تعالیٰ سے ہدایت پاکر اور قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے مطابق آپ نے پیش کیا۔ دنیا کے سامنے رکھا۔ فقیر کے جھونپڑے سے لے کر اقوام متحدہ کے ایوانوں تک توحید باری تعالیٰ اور رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا۔

مدیر محترم ہی بتائیں کہ چیمہ صاحب کے مضمون میں سوا "شریفانہ زبان" کے اور کیا ہے۔ البتہ انہوں نے بعض ایسے اشارے کئے تھے۔ جن کی تشریح ذرا تفصیل سے ایک بار کر دینی چاہیئے تھی۔ جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے۔ تاکہ چیمہ صاحب یا کوئی اور پیغامی اس کے بعد ایسی مغالطہ انگیزیوں۔ خام خیالیوں اور خود فراموشیوں کے مرتکب نہ ہوں۔ گو توقع نہیں کہ وہ باز آئیں۔

تعلیم الاسلام کالج کے اولڈ بوائز کے نام

خدا تعالیٰ کے فضل سے کالج کی نئی عمارت پایۂ تکمیل تک پہنچنے کو ہے اور کالج کا عالیشان ہال بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مکمل ہو جائے گا۔ بعض اولڈ بوائز کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس تاریخی عمارت کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے ان کو بھی موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ بعض نے رقومات بھی بھجوائی ہیں۔ اس امر کے پیش نظر کہ اس کار ثواب میں تمام اولڈ بوائز کو حصہ لینے کا موقعہ ملنا چاہیئے تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ کم از کم ایک صد روپیہ فی کس کے حساب سے تعمیر کالج کی مد میں بھجوائیں۔

(مرزا ناصر احمد پرنسپل)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ ماجدہ بروز جمعہ بوقت پانچ بجے شام مورخہ ۱۶/۱۱/۵۶ کو رحلت فرما گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون احباب کرام اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ مغفورہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مدارج کو بلند فرمائے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے آمین

خاکسار شمس الدین امیر جماعت احمدیہ پشاور

اَللّٰھُمَّ سِلْمًا لِّاَوْلِیَائِکَ وَحَرْبًا لِّاَعْدَائِکَ

(از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

— قسط نمبر ۲ —

ملاء اعلیٰ کا عالم بھی کیا عجیب عالم ہے۔ جہاں جب مذکورہ بالا نشانات کا خاکہ تیار ہو رہا تھا۔ تو وہاں اس امر کا بھی فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ ان آنے والی نازک گھڑیوں میں سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کے مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سطح زمین پر روحانی نظام قائم ہوگا۔ اور جب قسما قسم کے دشمن اس عظیم الشان مقصد کی راہ میں حائل ہونے کے لئے اٹھیں گے تو ان نازک گھڑیوں میں ان شیاطین پر اسی ملاء اعلیٰ سے شہاب ثاقب بھی برسائے جائیں گے ان شہاب ثاقب میں رؤیاؤں کا بھی سلسلہ ہے جو چمکتے ہوئے الٰہی نشانات کے لئے ایک تائیدی نشان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ رؤیا اور مکاشفات وغیرہ جو چاروں اطراف میں بکثرت مومنوں کی جماعت کو دکھلائے جاتے ہیں۔ خود اپنی ذات میں کوئی مستقل حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کی قدر و قیمت اصل مقصد کی عظمت و اہمیت اور اس کی تکمیل کے اہتمام کی خاطر اس قسم کا تائیدی مشاہدہ مومنوں کو دکھایا جاتا ہے۔ تا ان کا راستہ ابتلاؤں کی گھڑیوں میں دھندلا نہ ہو جائے۔ اور وہ اپنے یقین میں متزلزل نہ ہوں۔ اور اپنی شاہراہ پر پورے عزم و ثبات سے گامزن رہیں ؛

کیا یہ عجیب روحانی نظام ہے جو ملائکۃ اللہ کے ذریعہ سطح زمین پر اس وقت تک قائم رہتا ہے۔ تا وقتیکہ وہ مشیت الٰہی جس کا خاکہ اول اول ملاء اعلےٰ میں تیار ہوا تھا وہ اپنے کمال تک نہ پہنچ جائے۔ آجکل الفضل میں اس قسم کی خوابوں کا تذکرہ بھی وقت کے تقاضوں سے شائع ہو رہا ہے۔ خوابوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یہ اضغاث احلام ہیں۔ بلی کو چھچھڑوں کے خواب کے مصداق مگر ایسا نہیں۔ بھوکی بلی چھچھڑے کے خواب تو دیکھ سکتی ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ آنکھ کھلنے پر اس کے سامنے چھچھڑوں کی رکابی بھی سچ مچ موجود ہو۔ اور یہ ضروری نہیں کہ خوابوں کے مختلف حصے جن کا تعلق نفس خواہش سے قطعاً نہیں۔ جن کا تصور و ادراک غیر ممکن ہو۔ وہ خواہش اور وہ غیر متعلقہ حصے سچ مچ ویسے کے ویسے پورے ہوں۔ جیسے کہ دکھلایا گیا۔ مثلاً

۱۹۱۴ء مارچ یا اپریل کا مہینہ تھا۔ اور ان دنوں میں بیروت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ رؤیا میں دیکھا کہ چاند ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے (حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اس وقت زندہ تھے) میں نے حضرت میاں صاحب کو (ان دنوں خلیفہ ثانی کو ہم میاں صاحب کے نام سے پکارا کرتے تھے) دیکھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائے ہوئے شق القمر کا نظارہ دیکھ رہے ہیں اور سخت گھبراہٹ میں ہیں ان کی دائیں جانب میں کھڑا ہوں۔ میں نے بھی آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ اور بے ساختہ میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہیں اقتربت الساعۃ وانشق القمر خلیفہ اول فوت ہوگئے۔ ٹرکی پاش پاش ہوگیا (اس وقت نہ کوئی جنگ تھی اور نہ ولی عہد آسٹریا قتل ہوا تھا جس قتل کو جنگ کا آخری بہانہ بنایا گیا) ان میں سے کوئی واقعہ ظہور پذیر نہ ہوا تھا۔ اور میں اس وقت اپنی تعلیم میں مشغول اور اخباری دنیا سے ناواقف محض تھا۔ بیروت میں آئے ہوئے ابھی دو تین ماہ ہی ہوئے تھے۔ اور عربی زبان کی تعلیم ابتدائی حالت میں تھی۔ کہ شق القمر کا یہ نظارہ دکھایا گیا۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ آسمان کی ساری فضا انشقاق قمر کے باعث اس کے ذرات سے دھندلی ہے۔ جیسے گھنی اور گہری کہر فضا کو ڈھانپ لیتی ہے یہ منظر ہے اور حضرت میاں صاحب (یعنی خلیفہ ثانی) سخت فکرمند ہیں۔ ہم دونو آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اتنے میں دور۔ بہت ہی دور آسمان کی انتہائی بلندی میں اور دھندلی کہر کے بیچوں بیچ دیکھا کہ انہی ذرات سے سورج کی ٹکیا بنتی ہوئی نمودار ہوئی ہے۔ اور جو آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اس کے ارد گرد دھند ہلکی ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نظارہ دیکھتے ہی خوشی میں جیسے دور سے ایک نئی شے دیکھ کر آدمی اچانک خوشی محسوس کرتا ہے۔ اور بے اختیار پکارتا ہے۔ میں اپنے ہاتھ کے اشارہ سے کہتا ہوں۔ وہ دیکھیں اسلامی سورج بن رہا ہے۔ آپ کی آنکھیں اسی سورج کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے ہیں۔ آپ کے قلق اور اضطراب میں جو پہلے شق القمر کی وجہ سے نمایاں تھا اب سکون کی سی کیفیت ہے۔ اطمینان اور وقار آپ کے چہرہ سے نمایاں ہے۔ اس پر میں بیدار ہوا اور اپنے تئیں ایک بے حس سا وجود پایا۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہوگا کہ سید عبد الجبار صاحب ایم۔ اے انصاری دہلوی نے مجھے پیسہ اخبار دیا۔ اور فرمایا حکیم نور الدین صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ یہ خبر پڑھ لیں۔ اور آنسو بہاتے ہوئے یہ بھی کہا بہت ہی عظمت کا انسان فوت ہوا ہے۔ یہ احمدی نہ تھے میرے دوست تھے، اور اسلام اور مسلمانوں کے متعلق دل میں درد رکھتے تھے۔

غرض یہ نظارہ اس دور دراز زمانے میں دکھایا گیا۔ بوقت وفات حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ میں قادیان میں موجود نہ تھا۔ مگر آپ میں سے بہت سے دوست موجود تھے آپ نے جماعت میں انشقاق بھی دیکھا اور خلیفہ ثانی کا انتخاب بھی اور آپ کے قلق و اضطراب کا بھی مشاہدہ کیا۔ جبکہ میں نے یہاں اس ملک میں سلطنت ٹرکی کا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کسطرح وہ پاش پاش ہوئی۔ اور اس کے حصے بخرے کئے گئے۔ اور پھر اس کے بعد ہم سب نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ اسلامی شان و شوکت فضا کے عالم میں دھندلا کر رہ گئی۔ اور ۴۲ سال کا عرصہ بلکہ اگر ۱۹۲۰ء سے پہلے کے چھ سال بھی شامل کئے جائیں تو باون سال سے آپ کی دائیں جانب صف اول میں کھڑا ہو کر اس عظیم الشان آسمانی مشیت کی تکمیل کرنے والوں کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیق الٰہی پا رہا ہوں۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں کسی دور دراز زمانہ میں ایسی نیک توفیق پانے کی خواہش رکھتا تھا۔ اور یہ خواہش خواب کی شکل میں میرے سامنے ظاہر ہوئی۔ مگر یہ میرے اختیار کی بات نہ تھی۔ کہ اس کے لئے ایک لمبی عمر پاتا اور نہ اس خواہش کے ساتھ کوئی تعلق انشقاق قمر کا یا خلیفہ اول رضؓ کی فوتیدگی یا ٹرکی کے پاش پاش ہونے کا۔ نہ خلیفہ ثانی کے قلق و اضطراب کا۔ نہ فضا کے عالم میں کہر کے چھا جانے کا اور نہ آسمان کی بلندی پر دھندلکے کے بیچ سورج کی ٹکیا نمودار ہونے کا اور نہ اس بشارت کا کہ اسلامی سورج حالت تکمیل میں ہے۔ اور نہ اس عظیم الشان امر کا کہ خلیفہ اول کی وفات پر جماعت میں انشقاق پیدا ہوگا جو خلیفہ ثانی کی پریشانی اور قلق و اضطراب کا موجب ہوگا۔ یہ سارے نظارے محض ایک نیک خواہش رکھنے کے ساتھ وابستہ نہیں کئے جا سکتے

اور پھر ان میں سے ایک بات بھی ایسی نہیں جس کا پتہ کیا جانا ان کی بس میں ہو اور آج جبکہ میں اس ملک* جہاں مذکورہ بالا نظارہ دکھایا گیا تھا۔ عرصہ تیس سال کے بعد سے بارہ آیا ہوں اسلامی۔ عربی اور عجمی حکومتیں اور امارتیں اس فکر اور تگ و دو میں ہیں۔ کہ کسی طرح آپس میں متحد ہو کر اپنے بچاؤ کا سامان کیا جائے۔ اور اس کے لئے معاہدات ہو رہے ہیں۔ ایک طرف یہ جدوجہد ہے۔ دوسری طرف ایک قلب مضطرب۔ ہاں وہی قلب جسے آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھا گیا تھا۔ اس فکر میں ہے کہ سارے جہاں میں نفخ روحانی کا سامان کیا جائے۔

پس ایسے خارق عادت تائیدی نشانات کا بکثرت اور مختلف جگہوں میں دکھلایا جانا درحقیقت اس ملاء اعلیٰ کا کام ہے جہاں چمکتے ہوئے نشانات کا پہلا خاکہ تیار ہوا تھا۔ جوں جوں اس خاکہ کے نقش و نگار ابھرتے چلے گئے۔ اور شیطان کی طاغوتی طاقتیں مشیت الٰہی کے رستہ میں حائل ہونے کے لئے اٹھیں۔ اور ان ابھرتے ہوئے نقوش کو مٹانے کے درپے ہوئیں تو ان طاغوتی طاقتوں کی کوششوں کو ناکام رکھنے کے لئے اولیاء اللہ کی جماعت کے دل اور قدم کو اس قسم کے تائیدی نشانات سے مضبوط سے مضبوط کیا جاتا رہا ہے تاکہ یہ جماعت اپنا نصب العین نہ بھولے اور اس تک پہنچنے کے لئے وہ اپنی جدوجہد جاری رکھے۔

خطرے کی گھڑیوں میں ملاء اعلیٰ کی طرف سے شہاب ثاقب کا یہ نزول ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ اولیاء اللہ کی جماعت کو ایک وسیع پیمانے پر شہاب ثاقب کا یہ وسیع روحانی نظارہ اسی لئے دکھایا جاتا ہے کہ ان کی آنکھیں ہمیشہ بینا رہیں اور ان کے قدموں پر شیطان کے کسی حملہ کے وقت لغزش نہ آنے پائے

یہ وہ مستحکم روحانی نظام ہے جس کا تعلق ایک طرف ملاء اعلیٰ سے ہے۔ اور دوسری طرف اولیاء اللہ کی جماعت سے ہے۔ جو مشیت الٰہی پورا کرنے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اسی خوبصورت نظام کا ذکر اللہ تعالیٰ سورۃ صٰفٰت کے ابتداء میں یوں فرماتا ہے

انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب وحفظا من کل شیطٰن مارد لا یسمعون الی الملاء الاعلیٰ ویقذفون من کل جانب۔ دحورا ولھم عذاب واصب۔ الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب۔ (صٰفٰت: ۱)

یعنی ہم نے دنیا کے آسمان کو ایک زینت سے خوبصورت بنایا ہے۔ یہ ستارے ہیں (جو رہنما ہیں) ان کے ذریعے سے ہر سرکش شیطان سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ وہ ملاء اعلیٰ کی باتوں کو غور سے نہیں سنتے ہر طرف سے انہیں پتھراؤ کیا جاتا ہے تاکہ انہیں رستہ سے ہٹایا جائے۔ اور ان شیطانوں کو ہمیشہ سزا ملتی رہتی ہے۔ ہاں جس نے کچھ جھپٹا مارا تو شہاب ثاقب* اس کا پیچھا کرتا ہے۔

اس مستحکم روحانی نظام کی موجودگی میں اولیاء اللہ اور اعداء اللہ کی شناخت آسان ہوتی ہے۔ اگر کوئی بینا دیکھنا چاہے۔ اللھم سلماً لاولیائک وحربا لاعدائک

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

---

* حاشیہ: شہاب ثاقب وہ چمکتے ہوئے ستارے ہیں جو آسمان سے ٹوٹتے اور رات کے وقت گرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کواکب کے معنی وہ چمکتے ہوئے ستارے جو رہنمائی کا کام دیتے ہیں سورۃ نور میں کوکب دری اسی نور کے حق میں وارد ہوا ہے جو آنحضرت صلعم کو بہ توسط وحی کی رہنمائی کے لئے عطا ہوا۔

تیسری بناء اسلام

پانچ بناء اسلام میں سے تیسری بناء ادائیگی زکوٰۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اس فریضہ کو بشاشت قلبی کے ساتھ ادا کرتے چلے آئے ہیں۔ تاہم بطور تحریک دیا دہانی نظارت ہذا کی طرف سے ان کی خدمت میں چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ براہ مہربانی زکوٰۃ کی رقوم ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

علاوہ اگر کسی دوست کے علم میں کوئی ایسے بھائی ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے اس رنگ میں نوازا ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ تو ان کو بھی یہ نیک تحریک کی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مُہر اور ختم کا حقیقی مفہوم

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۵۶ء میں مُہر اور ختم کے بارے میں دو عمدہ استعمال شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مُہر کا لفظ مقام مدح میں کس طرح اور کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور ختم ہونے کا قابل افسوس کونسا مفہوم ہوتا ہے۔

ریاست حیدرآباد اور اس کے والی میر عثمان علی خاں صاحب کے ذکر کے سلسلہ میں "چٹان" نے ایک تو مولانا ظفر علی خانصاحب کا شعر پیش کیا ہے مولانا نے میر عثمان علی خان والئ حیدرآباد کی تعریف میں کہا تھا کہ ؎

عجم کا فخر تو ہے نازش ہندوستاں تو ہے
ہمارے مشرقی خمخانے کی مُہر و نشاں تو ہے

اس شعر میں "مشرقی خمخانہ کی مُہر" کا لفظ والئ حیدرآباد کے لئے بطور تعریف استعمال ہوا ہے۔ جس کا مفہوم پہلے مصرع کے لفظ "فخر" اور "نازش" کا ہمنوا ہے۔ اور اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ شاعر کے نزدیک والئ حیدرآباد مشرقی لوگوں کے اعلیٰ فرد ہیں۔ اور سب سے افضل ہیں۔

اپنے اس مضمون میں "چٹان" نے آگے چل کر ریاست حیدرآباد کے تقسیم کر کے علاقوں میں مدغم کر دیئے کے ذکر پر لکھا ہے:۔

"میر عثمان علی خان سے ہمدردی کیجئے کہ ان کا نمک ابھی جبڑوں میں ابھی تک ہے۔ اور افسوس اس پر فرمایئے کہ حیدرآباد کے ساتھ ایک ایسا کلچر اور اس کی توانائی ختم ہو گئی۔ جس نے تہذیب و تمدن کے قصر دلآویز میں سجاوٹوں کا مینا بازار لگایا تھا، فاعتبروا یا اولی الابصار"

(چٹان ۱۲ نومبر ۵۶ء صفحہ ۶)

اس عبارت میں حیدرآباد کے کلچر اور اس کی توانائی کے ختم ہو جانے کی خبر دے کر اس پر افسوس کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ختم کا ایک ایسا مفہوم بھی ہے۔ جو اگر ایک علاقہ کی تہذیب و ثقافت کے حق میں بھی متحقق ہو جائے۔ تو اس پر افسوس کرنا چاہیئے۔

ان دونوں عبارتوں (شعر اور اقتباس) کی روشنی میں اہل فہم غور فرماویں۔ کہ آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیینؐ ہونے کا مفہوم کونسا ہونا چاہیئے۔ آیا وہ مفہوم جو قابل افسوس ہے یا وہ مفہوم جو فخر اور افضلیت پر دلالت کرتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ جو دوست خدا ترسی سے سوچیں گے۔ وہ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نبیوں کی مُہر ہونا یہی معنی رکھتے ہیں کہ آپ سب سے افضل اور اعلےٰ نبی ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کو اس رنگ سے ختم فرمایا ہے جو سارے عالم کے لئے باعث مسرت اور انبساط ہے۔ ایسے رنگ میں ختم نہیں فرمایا۔ جو موجب افسوس ہے۔

اگر ذرا گہرا غور کریں تو انہیں معلوم ہو کہ احمدیت نے ختم نبوت اور خاتم النبیین کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہی معقول اور زبانوں کے محاورہ کے مطابق ہے۔ اور اسی سے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مرتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ آج کل کے عام علماء تو بغیر تدبر کے لفظوں کی پیروی کا غلط دعوےٰ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی سمجھ عطا فرمائے آمین۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میں آج کل بہت پریشان زندگی بسر کر رہا ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ میرے لئے دعا فرماویں کہ میری یہ پریشانیاں خدا تعالیٰ دور فرما دے۔ آمین

طالب ترناب خادم ضلع پشاور

۲۔ میری والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ خادمہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا چند دنوں سے بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد حسین خادم
مسجد مبارک ربوہ

غیر مبایعین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے صریح انحراف

(از مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈیرہ غازی خاں)

اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ کہ

"رہا ان کا ذریت مبشرہ ہونا یہ صحیح ہے۔ کہ میاں محمود احمد صاحب اور ان کے برادران خورد کی پیدائش کی خبر پہلے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دی گئی تھی۔ لیکن اس سے یہ کیونکر لازم آگیا۔ کہ جس کی پیدائش کی خبر پہلے سے مل جائے، وہ ضرور نیک اور پاک ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تو ان کی پیدائش کی ہی خبر دی۔ ان کے نیک اور پاک ہونے کی خبر تو نہیں دی تھی"۔

(اخبار "پیغام صلح" ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء صـ۳)

جواباً تحریر ہے کہ:۔

اول:۔ قرآن کریم سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جس جس نبی یا ولی اور پارسا انسان کو اولاد کی (خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی) پیدائش کی خبر قبل از وقت بطور بشارت دی۔ وہ تمام اولاد نیک اور پارسا ہی ہوئی۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاقؑ و یعقوب کی بشارت دی گئی۔ جو دونوں نبی ہوئے۔ حضرت ذکریاؑ کی بشارت کے ماتحت پیدا شدہ بچہ یحییٰ نبی ہوئے۔ حضرت مریمؑ بھی مبشرہ اولاد تھیں۔ اور صدیقہ کا مقام پایا۔ ان کو ولادت حضرت مسیح ناصریؑ کی بشارت دی گئی۔ جو رسول بنائے گئے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت امام حسینؑ وغیرہ کی ولادت کی بشارت دی گئی۔ وہ تمام مبشر وجود پارسا اور متقی اور اولیاء اللہ میں سے ہوئے۔ مگر ایک بھی مثال اس کے خلاف ایسی نہیں پیش کی جا سکتی۔ کہ انبیاء یا اولیاء میں سے کسی کو اولاد کی ولادت کی بشارت قبل از وقت دی گئی ہو۔ اور پھر ان کی وہ اولاد نیک اور پارسا نہ ہوئی ہو۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین۔

بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے مسیح موعودؑ کے لئے

"یتزوج و یولد لہٗ" کی پیشگوئی فرما کر ان کے ہاں آنے والی موعودہ زوجہ اور اس سے ہونے والی اولاد کو مبشر بتلا کر ان کے متقی و پارسا ہونے کی قبل از وقت خبر دے دی اور غیر مبایعین کے لئے سبق آموز موقعہ پیدا فرما دیا۔ اب اس کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو جو احمدی شخص نیک اور پارسا نہ جاننے کا اعتقاد رکھے۔ وہ خود ہی غور کرے کہ وہ کس قسم کا مومن اور کس قسم کا احمدی ہے۔؟

دوئم:۔ علاوہ ازیں امام زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم عدل فرما کر ماننے والوں کے لئے آپ کے فیصلوں کو قبول کرنا لازمی فرما دیا۔ بھی یہی ارشاد فرماتے ہیں۔ جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"قد اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود یتزوج و یولد لہٗ ففی ھٰذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ ولدًا صالحًا یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین"

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ مسیح موعودؑ شادی کریگا۔ اور صاحب اولاد ہوگا۔ اس بشارت نبوی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کو ایک ایسا لڑکا عطا کرے گا۔ جو صالح اور نیک ہوگا۔ اور اپنے باپ کا مثیل ہوگا۔ اور اس کے احکام کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ اور نیز وہ اللہ تعالےٰ کے نیک اور مکرم بندوں میں سے ہوگا"

(آئینہ کمالات اسلام صـ۵۷۸)

غرضیکہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے بھائی بہنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فرمودہ پیشگوئی کے ماتحت مبشر اولاد ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت کے ماتحت مبشر اولاد لازماً پاکیزہ اور نیک ہوتی ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعودؑ بھی اس پیشگوئی کے مطابق اپنی اولاد بالخصوص موعود فرزند کو "ولداً صالحاً" نیک لڑکا اور باپ کا مثیل اور تابعدار و فرمانبردار اور "عباد اللہ المکرمین" میں سے قرار دیتے ہیں۔ اب اس کا انکار سیدنا مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کا صراحتًہ انکار ہے۔ جو کسی مومن احمدی کا کام نہیں ہو سکتا۔

سوئم:۔ اسی پیشگوئی کے ذکر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر مبایعین کے اس اعتراض کا قبل از وقت جواب بالفاظ ذیل فرما چکے ہیں:۔

"والسرّ فی ذالک ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الّا اذا قدر تولید الصالحین وھذہ ھی البشارۃ التی قد بشرت بھا من سنین من قبل ھٰذہ الدعویٰ"

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیشگوئی میں یہ راز ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انبیاءؑ اور اولیاء کو صرف اسی صورت میں اولاد کی بشارت دیتا ہے۔ جبکہ تقدیر الٰہی میں اس اولاد کا صالح ہونا فیصل شدہ امر ہو۔ چنانچہ یہی وہ بشارت ہے جو مجھے اس دعوئے ماموریت سے بھی سالہا سال پہلے سے دی گئی ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صـ۵۷۹) اس عبارت کو بتمام و کمال پڑھ کر غیر مبایعین بتائیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کو صحیح مانتے ہیں یا غلط؟

چہارم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کو مبشر کہہ کر اپنی تصنیفات میں ان کی ولادت کو نعمت الٰہی قرار دیا اور اس پر شکر الٰہی فرمایا ہے۔ مثلاً فرماتے ہیں کہ

"الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وانجز وعدہ من الاحسان۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد و ثناء ہے۔ جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیئے۔ اور اپنا وعدہ احسان کرنے کا پورا فرمایا"۔ (حقیقۃ الوحی صـ۲۱۸)

اندریں صورت اگر آپ کی اولاد نیک اور پارسا نہ ہونے والی ہوتی۔ اور آپ کو قبل از وقت جنتی ہونے کی خبر نہ دی گئی ہوتی۔ تو آپ کا بقول غیر مبایعین "یزیدی" اور اپنی نافرمان اولاد کی ولادت پر کسی خوشی اور حمد کے گیت گانا جیسا کہ "درثمین" سے ظاہر ہے۔ کیونکر صحیح اور درست ہو سکتا تھا؟ بلکہ کیا یہ الہام الٰہی ہو سکتا تھا؟ ایسی اولاد پر تو رونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ خوشی کے گیت گانا۔ پس خلاصہ یہ کہ غیر مبایعین کا نظریہ صراحتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے مترادف ہے۔ جو کہ ہلاکت کی راہ ہے۔ اب دیکھئے کہ ایک صداقت کے ترک کرنے سے غیر مبایعین کو کئی صداقتوں کا انکار کرنا پڑے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

امارت ضلع ہائے میں اصلاحی کمیٹیاں

مشاورت ۱۹۵۶ء میں نظارت اصلاح و ارشاد کی ذیل کی تجویز پاس کی گئی تھی۔ تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"ہر امارت ضلع میں ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جس کے صدر امیر ضلع ہوں۔ اور سیکرٹری مرکزی انسپکٹر اصلاح و ارشاد۔ اور تین شخص اس کے علاوہ ہوں۔ جن کو امیر ضلع اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے مقرر کریں۔ جو فوری طور پر جماعت میں کشیدگیوں کو دور کرنے کی کارروائی کریں گے۔ اور نظارت اصلاح و ارشاد ہر تین ماہ کے بعد اس بارہ میں رپورٹ صدر انجمن احمدیہ میں پیش کیا کرے۔"

اس کے متعلق اعلان بھی کیا گیا ہے۔ اور امراء ضلع کی خدمت میں خطوط بھی لکھے گئے۔ اس وقت تک ۸ اضلاع میں اصلاحی کمیٹیاں بن چکی ہیں۔ باقی امراء ضلع بھی توجہ فرماویں۔ اور کمیٹی کے ارکان تجویز کر کے رپورٹ فرماویں۔ جن اضلاع میں کمیٹیاں بن چکی ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ڈیرہ غازیخاں (۲) گجرات (۳) شیخوپورہ (۴) سرگودھا (۵) حلقہ خیرپور ڈویژن (۶) گوجرانوالہ (۷) سیالکوٹ (۸) رحیم یار خاں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

قرارداد تعزیت

امریکہ کی ایک نہایت مخلص احمدی خاتون جو وہاں کی لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تعلیم تھیں گذشتہ دنوں فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات پر مرکزیہ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی ہے:۔

ہم مرکزی لجنہ اماء اللہ ربوہ کی جملہ ممبرات اپنی بہن علیہ علی صاحبہ کی وفات پر گہرے رنج و ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ ہماری یہ امریکن بہن امریکہ کی لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تعلیم تھیں۔ مرحومہ نہایت عمدگی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتی رہیں۔

مرحومہ کی وفات امریکہ کی جماعت احمدیہ اور بالخصوص وہاں کی لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک خاص صدمہ ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہیں۔ کہ وہ اس خلا کو پورا کرے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور اسے اپنی رحمتوں کا مورد بنائے۔ آمین

(ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

روئداد اجلاس زراعت کمیٹی جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا

جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے زراعت پیشہ افراد کا معیار زندگی بلند کرنے اور ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے جماعتوں میں سیکرٹریان زراعت اور ضلع وار نظام کے ماتحت زراعتی کمیٹیاں بنانے کی ہدایت فرمائی تھی تاکہ جماعت میں باقاعدہ نظام کے تحت ترقی و بہبودی کا پروگرام وضع کیا جا سکے۔

حضور کی ان ہدایات کے پیش نظر جماعتوں میں سیکرٹریان زراعت کے انتخاب کی رپورٹیں تو موصول ہو چکی ہیں لیکن سوائے تین اضلاع کے ضلع وار زراعتی کمیٹیوں کے انتخاب کے بارہ میں کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اس جہت میں جماعتہائے سرگودھا کا قدم سب سے آگے ہے جس کا سہرا ضلع کے ذمہ دار کارکنان اور خصوصاً ان کے امیر محترم مرزا عبد الحق صاحب کے سر ہے۔

۲۵/۱۰/۵۶ کو ضلع سرگودھا کی جماعتوں کے نمائندگان کا اجلاس مکرم مرزا عبد الحق صاحب کے مکان پر ہوا۔ جس میں زراعتی کمیٹی کے ممبران اور عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اتفاق رائے سے منتخب شدہ عہدیداران و ممبران کمیٹی کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

مکرم میاں رشید احمد صاحب کوٹ مومن — صدر
چوہدری عبد الواحد صاحب چک نمبر ۹۹ شمالی — سیکرٹری
چوہدری فتح علی صاحب چک نمبر ۹۸ شمالی — ممبر
چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک نمبر ۳۵ جنوبی — ″
چوہدری عبد المجید صاحب چک نمبر ۵ پنیار — ″
چوہدری فضل احمد صاحب چک نمبر ۱۷ جنوبی — ″
چوہدری نذیر احمد صاحب چک نمبر ۳۳ جنوبی — ″
میاں عبد السمیع صاحب نون پلیڈر سرگودھا — ″

سیکرٹری صاحب زراعتی کمیٹی نے پہلا اجلاس مورخہ ۱۱/۱۱/۵۶ کو منعقد کیا جس میں خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ تقریباً تمام ممبر وقت مقررہ پر پہنچ گئے اور تقریباً اڑھائی گھنٹے تک استعمال اراضی زراعتی کھاد، گوبر کی کھاد، باغات اور تخم ہائے اجناس کے متعلق عام تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ بعض دوستوں نے اپنے تجربات سے روشناس کرایا۔ بہرحال ممبروں نے نہایت شوق اور دلچسپی کے ساتھ اجلاس کی کارروائی میں حصہ لیا۔ پھلوال کے علاقہ کے دوستوں نے بتایا کہ محکمہ دیہی امداد کی جانب سے ان کے علاقہ میں جدید قسم کی گندم C-273 کا بیج تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اور امونیم سلفیٹ تین روپے فی بوری کے حساب سے مہیا کیا جاتا ہے۔ باغات میں Spray بھی اور ال

شرح سے یعنی تین روپے فی ایکڑ پر کیا جاتا ہے اس علاقہ کے دوستوں کو ان مراعات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

(۱) ممبروں کی تعداد بڑھائی جائے۔

(۲) زراعتی کمیٹی کا اجلاس بھی ضلع وار نظام کے تحت باقاعدگی سے ہر ماہ ہوا کرے۔

(۳) ہر ایک ممبر سیکرٹری زراعت کمیٹی کے پاس ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے چندہ جمع کرائے۔

ضلع سرگودھا کی جماعتوں کو نمونہ بنا کر دوسرے اضلاع میں بھی زراعتی کمیٹیوں کا قیام ہونا ضروری ہے۔ امراء ضلع و عہدیداران جماعتہائے ضلع سے درخواست کی جاتی ہے کہ ہر جماعت میں سیکرٹری زراعت اور ضلع میں زراعتی کمیٹی کا انتخاب کروا کر باقاعدہ اجلاس کروانے کا انتظام فرمائیں۔ تاکہ ایک نظام کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور مجلس مشاورت کے فیصلہ جات کی تعمیل ہو سکے امید ہے کہ جماعتوں کے عہدیداران اس طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

محمد سعد اللہ سیال
انسپکٹر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

زعماء و منتظم صاحبان بالا مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے
ضروری اعلان

بفضل تعالیٰ انصار کا سالانہ اجتماع خیر و خوبی سے ختم ہو چکا ہے۔ اب اجتماع انصار کے اخراجات کی ادائیگی کی جا رہی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ ابھی تک بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے اجتماع کا پورا چندہ مرکز میں نہیں پہنچا (جو ۱۲ آنے فی رکن کی شرح سے شوریٰ انصار نے مقرر کیا ہوا ہے) جس کے لئے تاکید کی جاتی ہے کہ بقایا چندہ اجتماع جن جن احباب سے واجب الوصول ہے۔ بہت جلد وصول کر کے مرکز میں داخل خزانہ کرا دیں۔

۲۔ اسی طرح انصار کا ماہوار چندہ اور چندہ تعمیر دفتر بھی جن سے ابھی تک وصول نہ ہوا ہو یا بقایا رہ گیا ہو وہ بھی جلد وصول ہو کر مرکز میں داخل خزانہ ہو جانا چاہیئے۔

تعمیر دفتر انصار اللہ کے چندہ کے متعلق بعض احباب کو غلط فہمی ہو رہی ہے کہ ایک روپیہ فی رکن چندہ تعمیر صرف ایک سال ہی کے لئے تھا جو ختم ہو چکا۔ حالانکہ شوریٰ انصار ۱۹۵۶ء میں اس چندہ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ تین سال تک متواتر ہر ایک انصار سے کم از کم ایک ایک روپیہ سالانہ ضرور وصول کیا جایا کرے۔ اس لئے اراکین انصار سے اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہیئے کہ تعمیر دفتر کا چندہ صرف ایک سال تک ہی نہیں بلکہ تین سال یعنی ۱۹۵۸ء تک متواتر کم از کم ایک روپیہ سالانہ کے حساب سے ہر ایک انصار نے ادا کرنا ہے۔

اب تو گذشتہ انصار کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انصار کے نمائندگان نے دفتر کی نو تعمیر عمارت کو بچشم خود دیکھ بھی لیا ہوا ہے کہ یہ عمارت ابھی ادھوری حالت میں ہے۔ ابھی اس کا بہت سا کام باقی ہے۔ اس کے علاوہ کوارٹرز بھی بننے ہیں۔ بارہ ۱۲ کنال ایریا کی زمین پر چار دیواری سے احاطہ بھی تعمیر کیا جانا ہے۔ جس کے لئے ابھی کافی روپیہ درکار ہے۔ اس لئے اراکین اور عہدیداران انصار کی خدمت میں درخواست ہے کہ اجتماع کے بعد نئے ولولہ کے ساتھ چندہ تعمیر دفتر اور انصار کے دیگر چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے ہمہ تن مصروف اور مستعد ہو جائیں تا انصار کے دفتر کی تکمیل کے علاوہ دیگر کام اور مصرف بھی پوری طرح سر انجام دئیے جا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے اور عہدیداران کو کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین

قائد مال مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مرزا محمد حسین صاحب آف فتح پور ضلع گجرات کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب حالت نازک ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
مرزا عبد الرحیم گجراتی
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

(۲) چوہدری محمد علی صاحب ریٹائرڈ پٹواری جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی بھی ہیں عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور ان کے خاندان کے دیگر افراد بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
مقصود احمد ڈوگری گھنانہ ضلع سیالکوٹ

(۳) بندہ کی زوجہ صاحبہ کچھ دنوں سے شدید بخار میں مبتلا ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ — محمد اقبال۔ ٹوپی

(۴) مرزا عبد الشکور صاحب کلرک بیت المال چند دنوں سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے بھی بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔
مختار احمد ہاشمی
چیف انسپکٹر بیت المال

ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل تفسیر کا کام کر رہے ہیں اور ملاقات کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکتے۔ لہٰذا دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ماسوائے کسی نہایت اہم کام کے ملاقات کے لئے تشریف نہ لائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

دعائے مغفرت

محترمہ سرداراں بیگم اہلیہ چوہدری غلام رسول صاحب چک نمبر ۷۳ R-B کریانوالہ ضلع لائلپور (سابق کاہلواں ضلع گورداسپور) وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک سیرت اور مخلص خاتون تھیں۔ باوجود سخت مخالفت کے احمدیت پر قائم رہیں۔ مرحومہ ایک لڑکی تین سال کی اور ایک لڑکا ڈیڑھ ماہ کا بطور یادگار چھوڑ گئیں۔

معزز بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات فرمائے۔ اور بچوں کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حسین بیگم چک نمبر ۷۳ کریانوالہ ضلع لائلپور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۴۴۳:۔ میں احمد الدین ولد میاں شیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ انجن ڈرائیور عمر ۷۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ڈھوک رتہ راولپنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ایک مکان پختہ جس کا رقبہ ۴۴×۲۶٫۳ فٹ واقع محلہ خداد بیل وزیر آباد شہر میں واقع ہے۔ جس کا حدود اربعہ شرق بطرف مکان نظام الدین ہے مغرب گلی شارع عام ہے شمال مکان محمد دین ماچھی جنوب بطرف مکان غلام محمد ریٹائرڈ ڈرائیور اس مکان مذکور کی قیمت اندازاً ۸۰۰۰/- روپیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا نقد روپیہ بطور تجارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ماتحت موجود ہے۔ جس کی مالیت ۸۰۰۰/- روپے ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد حصہ وصیت کردہ سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کروں گا۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا تصور ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد بھی میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا۔

نوٹ:۔ اس وقت میری آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے مذکورہ تجارتی روپیہ کی آمدنی پر بھی ۱/۱۰ حصہ واجب الادا ہوگا۔

تازیست بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ احمد دین

گواہ شد:۔ محمد شفیع ولد میاں احمد دین ریٹائرڈ کلرک راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت ربوہ حال راولپنڈی۔

نمبر ۱۴۴۵:۔ میں امام الدین ولد نیک محمد قوم کھوکھر پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ راولپنڈی ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری آمد پنشن ۱/۸/۴۲ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ امام دین۔

گواہ شد:۔ عبد الحکیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ شیر جہاں صاحب برادر کوثر صاحب پردیسی فوٹوگرافر جہلم کی ٹانگ کی ہڈی موٹر سائیکل کی ٹکر سے ٹوٹ گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔

اللہ دین مسجد احمدیہ لاہور

۲۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور فرما کر مجھے کامل سکون والی زندگی عطا فرمائے۔ نیز جلسہ سالانہ کی برکات سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ خیریت سے لے جاوے اور خیریت سے واپس لاوے۔ آمین

حافظ مبین الحق شمس ہیڈ اسٹیمپر

۲۰۷/۳ مارٹن روڈ۔ کراچی ۵

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواست حسب ذیل کوائف کے مطابق ۲ دسمبر ۱۹۵۶ء تک ناظر بیت المال کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز امتحان و انٹرویو کے لئے ۲ دسمبر کو ۹ بجے صبح نظارت بیت المال میں پہنچ جائیں۔ (جملہ امیدواروں کے لئے کاغذ قلم دوات کا اپنے ہمراہ لانا ضروری ہے۔)

آسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہیں امتحانی زمانہ میں ۵۰/- روپے تنخواہ اور ۲۰/- روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر متعلقہ کی سفارش پر ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔ جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا ان کے لئے بھی درخواست کا دینا ضروری ہے۔ ورنہ درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا

(۱) نام امیدوار مع مکمل پتہ۔
(۲) ولدیت
(۳) تاریخ پیدائش مع حوالہ سند
(۴) تعلیمی قابلیت مع نقل سرٹیفکیٹ۔
(۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
(۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
(۷) سابقہ چال چلن۔ دیانت، اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔
(۸) بزرگان سلسلہ کی سفارش۔
(۹) متفرق قابل ذکر امور

(ناظر بیت المال ربوہ)

ریزرو فنڈ خدمت خلق

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ریزرو فنڈ خدمت خلق لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح فی خادم ایک آنہ ماہوار ہے۔ بیشتر مجالس اس کی وصولی کی طرف توجہ نہیں دے رہیں۔ براہ مہربانی اس کی باقاعدہ وصولی کا انتظام کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلیٰ ملازمتوں کے امتحان کی ایوننگ کلاس

اگلی ٹرم دسمبر ۱۹۵۶ء تا مارچ ۱۹۵۷ء میں داخلے کے لئے انٹرویو ۲۸/۱۱/۵۶ کو ۹ بجے ہوگا۔ فیس ٹرم تمام ۱۲۰/۸ روپے برائے لازمی مضامین ہے۔ اختیاری مضامین کے لئے ۱۰/- روپے ماہوار فی مضمون۔ خواہشمند امیدواران ہیڈ ڈائریکٹر سینٹرل سپیریئر سروسز کمپیٹیٹو ایگزیمینیشن کلاس اورینٹل کالج لاہور سے رابطہ قائم کریں (پاکستان ٹائمز ۱۲/۱۱/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

ریفریشر کورس کے معلمین کو یاددہانی

نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے تحت یکم ستمبر سے ۸ ستمبر ۱۹۵۶ء تک مربی حضرات کو ریفریشر کورس دیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر بہت حضرات نے مربیان سلسلہ کو اپنے خطابات سے مستفید فرمایا تھا۔ اور نظارت ہذا نے ان حضرات معلمین سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنے خطابات کے نوٹس کو خوشخط اور عمدہ صورت دیکر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ نظارت ان کے چھپوانے کا انتظام کرے گی۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ ہم معلمین حضرات کو یاددہانی کراتے ہیں مہربانی کر کے وہ نوٹس بھجوا دیں تاکہ طبع کرانے کا انتظام کریں۔ مہربانی کر کے یہ حضرات ہماری یاددہانی پڑھ کر ضرور اطلاع فرمائیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

گمشدہ کی تلاش

میرا لڑکا منظور احمد عمر گیارہ سال مورخہ ۱۱/۱۱/۵۶ کو گھر سے چلا گیا ہے۔ کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیویں یا لالہ موسیٰ پہنچا دیں آمد و رفت کا کرایہ ادا کر دیا جائے گا حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ گندمی۔ قمیص سفید۔ ہیشیا کی پینٹ۔ پاؤں میں پٹہ وار چپل۔ سر ننگا

نور عالم بزاز بڑا بازار لالہ موسیٰ

احمدی نوجوانوں سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

حضور ایدہ اللہ کے مقدس و بابرکت وجود کے طفیل اللہ تعالیٰ غیر ممالک میں آپ کے خدام کو بھی کس طرح غیر معمولی طریق پر اپنی تائید اور نصرت سے نوازتا ہے۔ چنانچہ آپ نے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کئے اور اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا کہ آپ چار سال تک مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد جب پاکستان واپس آرہے تھے اور آپ کا جہاز راستہ میں تھا کہ اچانک برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت رک گئی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ آپ جس جہاز میں سفر کر رہے تھے اسے جنگ کے باوجود نہر میں سے گذرنے کی اجازت مل گئی۔ اور یہ آخری جہاز تھا جو ان ایام میں نہر میں سے گذر کر آیا۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا یہ تقریب دو مبلغوں کے واپس آنے پر منعقد کی گئی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ مبلغین کا کئی کئی سال تک ممالک غیر میں تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے بعد واپس آنا بھی ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے لیکن ہمارے لئے اور زیادہ خوشی کا موجب یہ امر ہے کہ مبلغ باہر جائیں۔ کیونکہ آج دنیا اسلام کا پیغام سننے کے لئے بیتاب ہے۔ وہ روحانیت کی پیاسی ہے اور اس امر کی محتاج ہے کہ کوئی آئے اور اس کی پیاس بجھائے۔ خود غیر ممالک کے لوگوں کی طرف سے بکثرت خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ ہمارے ہاں بھی مبلغ بھیجو تاکہ وہ ہم تک اسلام کا پیغام پہنچا سکے۔ اور ہم اپنی روحانی تشنگی بجھا سکیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے اور ہمیں اس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ ہم اپنے گھروں سے نکلیں اور دنیا کی اربوں ارب آبادی تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور اسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کریں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ عظیم الشان کام اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کے سپرد کیا ہے جو تعداد میں بہت تھوڑی ہے وہ دنیا کی ہر جماعت اور ہر قوم کے مقابلے میں چھوٹی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس چھوٹی سی جماعت سے ہی یہ خدمت لینا چاہتا ہے اور تمام دنیا کے لوگوں کو اس میں داخل کر کے اسے ساری دنیا پر محیط کرنا چاہتا ہے۔ پس ہمیں یہ فکر نہیں ہے کہ دنیا میں اسلام کیسے پھیلے گا۔ اسلام تو جلد یا بدیر بہر حال پھیل کر رہے گا۔ ہمیں فکر ہے تو اس بات کا ہے کہ اسلام کو پھیلانے والے کہاں سے آئیں گے۔ آج دنیا کا اربوں ارب انسان اسلام کا محتاج ہے اور ان کی اس احتیاج کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ ہم اس فرض سے اسی صورت میں عہدہ برآ ہو سکتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں میں خدمت دین اور تبلیغ اسلام کا جوش پیدا ہو وہ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت اسلام کے لئے باہر نکلیں اور دور و دراز علاقوں میں پھیل جائیں۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ رہے جہاں اسلام کی تبلیغ نہ ہو رہی ہو۔ اگر یہ جذبہ ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہو جائے تو پھر اربوں ارب لوگ احمدیت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں اسلام پورے طور پر غالب آجائے گا۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا دنیا کی عزت کوئی عزت نہیں۔ اصل اور حقیقی عزت دین کی خدمت میں مضمر ہے جو شخص بھی خدمت دین کو اپنا مطمح نظر بناتے ہوئے دنیا کے دور دراز علاقوں تک اسلام کا پیغام پہنچائے گا اور اپنی زندگی اس فریضے کی ادائیگی کے لئے وقف کئے رکھے گا اس کا نام قیامت تک زندہ رہے گا۔ اس عزت کے آگے دنیوی شہرت یا عزت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

حضور نے مزید فرمایا۔ دین ایک بادشاہت ہے جو زور سے حاصل نہیں کی جا سکتی بلکہ اس کا ملنا اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے اسے یہ بادشاہت مل گئی ہے

پس احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اس بادشاہت کی قدر کریں اور اس کی وجہ سے جو فرائض ان پر عاید ہوتے ہیں انہیں کما حقہٗ ادا کریں تاکہ ان کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی یہی بادشاہت ملے۔ یہ بادشاہت دلوں میں ایمان اور خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے سے ملتی ہے اپنے دلوں میں صحیح ایمان اور خدا تعالیٰ کی کامل محبت پیدا کرو اور پھر دنیا میں پھیل کر ہر ایک کے لئے اس بادشاہت کو عام کر دو۔

حضور نے فرمایا جب کوئی شخص اعلیٰ کھانا کھاتا ہے تو طبعاً اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے گھر والے بھی یہی کھانا کھائیں۔ یہاں چینی بھی ہیں ڈچ گی آنا انڈونیشیا، ٹرینیڈاڈ اور افریقہ کے طالب علم بھی یہاں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت نصیب کی ہے لیکن ان کو اس ہدایت کی کیا خوشی ہو سکتی ہے جبکہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ ان کے اپنے ہموطن اس ہدایت سے محروم ہیں۔ طبعاً ان کی یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ یہ علم دین حاصل کر کے اپنے اہل ملک کو اسی ہدایت سے بہرہ ور کریں۔ اور انہیں چین نہ آئے۔ جب تک کہ ان کے ہموطنوں میں سے ہر ایک شخص اسی نعمت سے متمتع نہ ہو جائے یہ کام جبھی ہو سکتا ہے کہ ہر نوجوان جسے بھی یہ نعمت میسر آئی ہو۔ وہ اس کی صحیح رنگ میں قدر کرے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے متمتع کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکل کھڑا ہو۔ پس ہمارے لئے مبلغین کا میدان تبلیغ سے واپس آنا ہی خوشی کا موجب نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ مبلغ دوسرے ملکوں کی طرف جائیں۔ اور اس کثرت سے جائیں کہ دنیا کا کوئی علاقہ بھی ایسا نہ رہے کہ جہاں اسلام کی اشاعت نہ ہو رہی ہو۔

اس روح پرور خطاب کے بعد حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی

مشرق وسطی میں صورت حال بڑی تشویشناک ہے

ہم خطرہ کو دور کرنے کے لئے ضروری اقدامات کریں گے

بغداد میں پاکستان، عراق، ایران اور ترکیہ کا مشترکہ اعلان

کراچی ۲۲ نومبر۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران انکشاف کیا کہ مشرق وسطی میں صورت حال "بڑی تشویشناک ہے" آپ نے کہا۔ مشرق وسطی میں تخریب و انتشار پیدا کرنے کے لئے غیر ملکی سرمایہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے اس مقصد کے لئے بم اور بارود فراخدلی سے تقسیم کئے جا رہے ہیں اور قتل و غارت گری کی ایک مہم جاری ہے۔

مسٹر سہروردی نے ان طاقتوں کے نام نہیں بتائے۔ جو کہ ان تخریبی کوششوں کے پیچھے ہیں وزیر اعظم مشرق وسطی کے ہنگامی دورے کے بعد کل رات کراچی پہنچے تھے۔

مسٹر سہروردی نے معاہدہ بغداد کی حمایت میں اپنے خیالات کا اعادہ کیا اور کہا "مجھے علم ہے کہ جو لوگ معاہدہ بغداد کے خلاف پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ان میں "دشمن کے تنخواہ دار ایجنٹ" بھی شامل ہیں۔

مسٹر سہروردی نے چار طاقتوں کی کانفرنس پر بالعموم تبصرہ کرتے ہوئے کہا "درحقیقت میرے خیال میں یہ کانفرنس بڑی مفید ثابت ہوئی ہے۔ ان کانفرنسوں سے ہم نہ صرف ایک دوسرے کے اور قریب آگئے ہیں۔ بلکہ اس وقت جبکہ بہت سے نئے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ ہم ان مسائل کے متعلق آپس میں بات چیت کر کے ان کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔

مشترکہ اعلان

کل صبح بغداد میں معاہدہ بغداد کی چار مسلم طاقتوں۔ پاکستان۔ ترکیہ۔ ایران اور عراق نے اپنے مشترکہ بیان میں اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ وہ مشرق وسطی میں تخریب و انتشار کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کریں گے۔

مشترکہ اعلان میں اگرچہ ان اقدامات کی وضاحت نہیں کی گئی لیکن معتبر ذرائع کے مطابق تخریب و انتشار کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے گا کیونکہ یہ علاقہ کے امن کیلئے ایک خطرہ ہے اس مرحلہ پر یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ ان چار ممالک میں سے کون ملک یہ معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کرے گا۔ تخریب و انتشار سے براہ راست جو ملک متاثر ہوتے ہیں ان میں عراق اور ترکیہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق ترکیہ نے چار مسلم طاقتوں کی کانفرنس کے بعد اسرائیل سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے معاہدہ بغداد کے یہ چار ممالک ترکیہ کی خواہش پر اپنی آئندہ کانفرنس دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں انقرہ میں منعقد کر رہے ہیں۔ اپ پ

اپ پ پاکستان عراق ایران اور ترکیہ کی بغداد کانفرنس چار دن تک قریباً ۳۰ گھنٹے جاری رہی۔ ایک دن کے لئے صدر سکندر مرزا، سعودی عرب اور مسٹر حسین شہید سہروردی لبنان کے قائدین سے ملنے گئے۔ کانفرنس کے قریبی ذرائع نے بتایا کہ برطانیہ نے معاہدہ بغداد کی ان چار طاقتوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ مصر سے اپنی فوجیں ہٹائے گا۔